(1962_1_744_748)

4اپریل1961

از عدالت الاعظمیٰ

یونین آف انڈیا

بنام

غوث محمد

(بی۔پی۔سنہا، چیف جسٹس، ایس۔کے۔داس، اے۔کے۔سرکار، کے۔سی۔داس گپتا، اور این۔راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

خارجی حکم۔غیر ملکی یا ہندوستانی شہری۔بار ثبوت۔ قابل اطلاق قانون۔ شہریت ایکٹ، 1955(LVII آف 1955)،دفعہ 9۔ غیر ملکی ایکٹ، 1946(13 آف 1946)، دفعات 3(2)(سی)،9۔

غیر ملکی ایکٹ 1946 کے دفعہ 3(2)(c) کے تحت ایک حکم دیا گیا تھا،جس میں جواب دہندہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ" پاکستانی شہری تین دن کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہندوستان میں نہیں رہے گا"۔مدعا علیہ نے پنجاب ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت یہ استدلال کرتے ہوئے کہ وہ پاکستانی شہری نہیں تھا، ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر یہ ظاہر کرنے کے لیے بنیادی مواد موجود ہے کہ کوئی شخص غیر ملکی ہے،تو دیوانی عدالت اس سوال میں نہیں جائے گی کہ آیا وہ پاکستانی شہری ہے۔ شہریت ایکٹ، 1955 کے دفعہ 9 کے تحت ایک غیر ملکی تھا،اس سوال کا فیصلہ مقررہ اتھارٹی کو کرنا تھا جو کہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت، ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ کوئی بادی النظر نہیں ہے۔ جس کی بنیاد پر غیر ملکی قانون کے دفعہ 3(2)(c) کے تحت جواب دہندہ کے خلاف حکم صادر کیا جا سکتا

ہے اور اس کے پیش نظر یونین آف انڈیا کی طرف سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل پر حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ شہریت قانون کی دفعہ 9 کسی ہندوستانی شہری کی شہریت ختم کرنے سے متعلق ہے اور اس معاملے میں اس کی کوئی درخواست نہیں ہے کیونکہ یونین نے یہ دلیل نہیں دی ہے کہ مدعا علیہ ہندوستانی شہری تھا جس کی شہریت ختم کر دی گئی تھی۔

غیر ملکی قانون کی دفعہ 8 جس نے کسی ایسے غیر ملکی کی شہریت کے سوال پر مرکزی حکومت کا فیصلہ کیا جسے ایک سے زیادہ غیر ملکی مما لک اس کے شہری کے طور پر تسلیم کرتے ہیں یا جب یہ یقینی نہیں ہے کہ اس کی قومیت حتمی ہے، اس معاملے میں واحد سوال یہ تھا کہ آیا مدعا علیہ غیر ملکی تھا یا ہندوستانی شہری۔

یہ معاملہ غیر ملکی قانون کی دفعہ 9 کے تحت چلایا گیا تھا جس کے تحت جب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی شخص غیر ملکی ہے یا نہیں، تو یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری اس شخص پر عائد ہوتی ہے کہ وہ غیر ملکی نہیں ہے۔

ہائی کورٹ نے یونین آف انڈیا پر یہ ثابت کرنے کا بوجھ ڈالنے میں غلطی کی کہ مدعا علیہ غیر ملکی تھا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :1960 کی فوجداری اپیل نمبر 37۔

دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بنچ) کے 7 اپریل 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 1957 کی فوجداری رٹ نمبر 57–ڈی میں کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے اٹارنی جنرل آف انڈیا ایم سی سیتلواڈ، بی سین اور ٹی ایم سین شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایچ ایل آنند اور جناردن شرما۔

4 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سرکار ۔ یہ پنجاب ہائی کورٹ کے اس فیصلے سے مرکزی حکومت کی اپیل ہے جس میں مدعا علیہ کی درخواست کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت غیر ملکی ایکٹ، 1946 کی دفعہ 3(2)(سی) کے تحت 29 جنوری 1968 کو اس کے خلاف دیے گئے حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کی اجازت دی گئی تھی۔ یہ حکم دہلی کے چیف کمشنر نے دیا تھا اور یہ ان شرائط میں تھا:

دہلی کے چیف کمشنر کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ مسٹر غوث محمد.......... ایک پاکستانی.................. شہری کو یہ نوٹس جاری ہونے کی تاریخ سے تین دن کی مدت ختم ہونے کے بعد ہندوستان میں نہیں رہنا چاہئے۔..................."

مدعا علیہ کو 3 فروری 1958 کو حکم جاری کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی بلکہ اس کے بجائے 6 فروری 1958 کو اسے منسوخ کرنے کے لئے ہائی کورٹ کا رخ کیا۔

ہائی کورٹ نے کہا، پہلی نظر میں ایسا مواد ہونا چاہیے جس کی بنیاد پر اتھارٹی غیر ملکی قانون، 1946 کی دفعہ 3(2)(سی) کے تحت حکم جاری کر سکے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ایسا کوئی مواد موجود ہے اور پھر وہ حکم جاری کیا جاتا ہے جو اس کے سامنے ایک جائز حکم ہے، تو یہ عدالت اس سوال میں نہیں جا سکتی کہ آیا کوئی خاص شخص غیر ملکی ہے یا دوسرے لفظوں میں، اس ملک کا شہری نہیں ہے کیونکہ شہریت قانون کی دفعہ 9 کے مطابق، 1955 میں اس سوال کا فیصلہ ایک مقررہ اتھارٹی کو کرنا ہے اور سٹیزن شپ رولز 1956 کے تحت یہ اختیار مرکزی حکومت کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے اپنے سامنے موجود مواد کا جائزہ لیا اور کہا، موجودہ معاملے میں ایسا کوئی مواد نہیں تھا جس کی بنیاد پر مناسب اتھارٹی غیر ملکی قانون، 1946 کی دفعہ 3(2)(سی) کے تحت حکم جاری کر سکے۔ اس معاملے کے پیش نظر ہائی کورٹ نے اس حکم کو رد کر دیا۔

مرکزی حکومت کی جانب سے دلیل دی گئی تھی کہ شہریت قانون 1955 کی دفعہ 9 کا اس معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دلیل درست ہے۔ یہ دفعہ مخصوص حالات میں ہندوستان کے شہری کی شہریت ختم کرنے سے متعلق ہے۔ یہ یونین کا معاملہ نہیں ہے اور نہ ہی مدعا علیہ کا معاملہ ہے کہ مؤخر الذکر کی شہریت اس دفعہ میں بیان کردہ کسی بھی وجہ سے ختم ہو گئی ہے۔ لہٰذا ہائی کورٹ کی جانب سے کیس کے فیصلے کے لیے اس دفعہ کا حوالہ دینا مناسب نہیں تھا۔ اس دفعہ کا کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں تھا۔

غیر ملکی قانون، 1946 کی دفعہ 2(اے) میں "غیر ملکی" کی تعریف "وہ شخص جو ہندوستان کا

شہری نہیں ہے" کے طور پر کی گئی ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) مرکزی حکومت کو ہندوستان میں غیر ملکیوں کی موجودگی یا مسلسل موجودگی کا انتظام کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (2) حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی غیر ملکی کو ہندوستان میں نہ رہنے کی ہدایت دینے والے احکامات جاری کرے۔ اسی شق کے تحت مدعا علیہ کو ہندوستان چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر مدعا علیہ غیر ملکی تھا تو اس حکم کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا جواب دہندہ غیر ملکی تھا۔ غیر ملکی قانون کی دفعہ 8(1) جس کا ہمیں حوالہ دیا گیا تھا، کسی ایسے غیر ملکی کے معاملے سے متعلق ہے جسے ایک سے زیادہ غیر ملکی ممالک اس کے شہری کے طور پر تسلیم کرتے ہیں یا جب یہ غیر یقینی ہو کہ اس کی قومیت کیا ہے۔ ایسی صورت میں یہ دفعہ حکومت کو غیر ملکی کی قومیت کا فیصلہ کرنے کا کچھ اختیار دیتی ہے۔ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) میں قومیت کے بارے میں فیصلہ ذیلی دفعہ کے تحت دیا گیا ہے۔ (1) حتمی ہوگا اور کسی بھی عدالت میں اس پر سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔ ہم یونین کی اس دلیل سے پوری طرح متفق ہیں کہ اس دفعہ کا اس معاملے میں کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ اس دفعہ کا اطلاق اس وقت نہیں ہوتا جب سوال یہ ہو کہ کوئی شخص غیر ملکی ہے یا ہندوستانی شہری، جو ہمارے سامنے سوال ہے، اور یہ نہیں کہ اس شخص کی قومیت کیا ہے جو ہندوستانی شہری نہیں ہے۔ ہے.

اس ایکٹ کی دفعہ 9 وہ ہے جو متعلقہ ہے۔ جہاں تک مواد ہے وہ دفعہ ان شرائط میں ہے :

دفعہ 9۔ اگر کسی معاملے میں دفعہ 8 کے تحت نہیں آتا ہے تو اس ایکٹ یا اس کے تحت دیئے گئے کسی حکم یا ہدایت کے حوالے سے کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کوئی شخص غیر ملکی ہے یا نہیں............... کہ

یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری کہ ایسا شخص غیر ملکی نہیں ہے .... انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872 (1 آف 1872) میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، ایسے شخص پر جھوٹ ہوگا۔

یہ بالکل واضح ہے کہ یہ دفعہ موجودہ کیس پر لاگو ہوتی ہے اور یہ ظاہر کرنے کی ذمہ داری مدعا علیہ پر تھی کہ وہ غیر ملکی نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے اس دفعہ کی دفعات کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا اور فیصلے کے لئے اٹھنے والے سوال کے بارے میں اپنے آپ کو غلط سمت دی۔ ایسا لگتا ہے کہ اسے اس بات کا احساس نہیں ہے کہ وہ غیر ملکی نہیں تھا، یہ ثابت کرنے کا بوجھ مدعا علیہ پر تھا اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے یہ بوجھ یونین پر ڈال دیا ہے۔ یہ اس سوال کے بارے میں ایک مکمل طور پر غلط نقطہ نظر تھا۔

سوال یہ ہے کہ آیا مدعا علیہ غیر ملکی ہے یا نہیں، یہ حقیقت کا سوال ہے جس پر بہت زیادہ تنازعہ ہے

جس کے لئے شواہد کی تفصیلی جانچ پڑتال کی ضرورت ہوگی۔ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی سوال کے فیصلے کے لئے مناسب نہیں ہوگی۔ ہمارے خیال میں اس سوال کا فیصلہ ایک مقدمے کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ کسی بھی فریق کو کوئی سنجیدہ اعتراض نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم مدعاعلیہ کو اس طرح کا مقدمہ دائر کرنے کے لئے آزاد چھوڑنے کی تجویز دیتے ہیں اگر اسے ایسا مشورہ دیا جاتا ہے، ہم نے مدعاعلیہ کی قومیت کے سوال پر ریکارڈ پر موجود ثبوتوں سے نمٹا نہیں ہے تاکہ مستقبل میں لائی جانے والی کسی بھی کارروائی کو نقصان نہ پہنچے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے بیان کی گئی وجوہات کی بنا پر ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور اسے رد کیا جانا چاہیے اور ہم اسی کے مطابق حکم دیتے ہیں۔ یونین آف انڈیا کی جانب سے فاضل اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ یونین مدعاعلیہ کی ملک بدری کے لئے 29 جنوری 1958 کے حکم کو نافذ کرنے کے لئے فوری اقدامات نہیں کرے گی تاکہ اس دوران مدعاعلیہ اگر چاہے تو مقدمہ دائر کرسکے یا کوئی اور کارروائی کرسکے جو اسے سوال کے فیصلے کے لئے مناسب لگے کہ آیا وہ غیر ملکی ہے یا نہیں۔

نتیجتاً ہم جو حکم دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہائی کورٹ کا حکم اور فیصلہ کالعدم قرار دیا جائے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document